باب۔۱۰

اذان

[وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ،(المائدہ:۵۸)]

حدیث۵۷۴: جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی تو نماز کے اعلان کے لیے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کو تجویز کیا گیا۔ پھر اس میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت لگی تو(اذان کے کلمات تیار کیے گئے اور پھر)بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ ان کلمات کو اذان میں دو دو بار کہیں اور اقامت میں ایک بار۔ راوی:انس بن مالکؓ۔

حدیث۵۷۵: یہ حضرت عمرؓ کی تجویز تھی کہ نماز کے اعلان کے لیے کسی آدمی کو مقرر کر دیا جائے جو نماز کے وقت الصلاۃ پکار دیا کرے۔ چناں چہ آپؐ نے بلالؓ کو اس بات کا حکم دیا۔راوی:ابن عمرؓ۔

حدیث۵۷۶: بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان میں جفت کلمات کہیں۔ اور اقامت میں طاق کہیں، سوائے قد قامت الصلاۃ کے (جسے دوبار کہیں)۔راوی:انس بن مالکؓ۔

حدیث۵۷۷: (اذان و اقامت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۷۴۔راوی:انس بن مالکؓ۔

حدیث۵۷۸: (اذان و اقامت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۷۶۔راوی:انس بن مالکؓ۔

حدیث۵۷۹: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر اس تیزی سے بھاگتا ہے کہ کسی طرح وہ یہ آواز نہ سن پائے۔اور جب اقامت کہی جاتی ہے تو واپس آجاتا ہے تاکہ نمازیوں کے دل میں وسوسے ڈالے اور ان کی توجہ کو بٹائے رکھے۔راوی:ابوہریرہؓ۔

حدیث۵۸۰: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اذان دینے والے کی آواز سن کر جن و انس قیامت کے روز اُس کے حق میں گواہی دیں گے۔راوی:ابوسعید خدریؓ۔

حدیث۵۸۱: نبی کریمؐ جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے لڑائی کی نیت سے نکلتے تو صبح تک رکے رہتے۔ اور انتظار فرماتے کہ اذان سن لیں۔ اگر اذان سنتے تو لڑائی سے ہاتھ روک لیتے۔ اور اگر نہ سنتے تو پھر حملہ آور ہوتے۔راوی:انس بن مالکؓ۔

حدیث ۵۸۲: رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موٗذن کہتا ہے (یعنی اس کا جواب دو)۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۵۸۳، ۵۸۴: میں نے معاویہؓ کو اذان کے جواب میں فقط أشهد أن محمداً رّسول الله ہی تک الفاظ دہراتے ہوئے سنا۔ (جب کہ دوسری حدیث میں ہے کہ): میرے ساتھیوں نے مجھے بتایا کہ ہم نے معاویہؓ کو حي علی الصلاة کے جواب میں لا حول ولا قوة إلا بالله بھی کہتے سنا۔ اس کے علاوہ معاویہؓ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ رسول اکرمؐ نے بھی ایسے ہی کیا۔ راویان: عیسیٰ بن طلحہؓ اور یحییٰ۔

حدیث ۵۸۵: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعاء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته کہے تو اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہو گی، راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (یعنی، وارزقنا شفا عته یوم القیامه انک لا تخلف المیعاد۔۔۔ موٗلف)۔

حدیث ۵۸۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اذان اور صف اوّل میں شامل ہونے کا کتنا ثواب ہے، اور پھر انہیں یہ حاصل نہ ہو تو قرعہ ڈال کر حاصل کرنا چاہیں تو ضرور قرعہ ڈالیں۔ اسی طرح اوّل وقت میں نماز پڑھنے اور عشا اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کا بھی بہت زیادہ ثواب ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۵۸۷: ایک دن بہت سردی تھی اور موسم ابر آلود بھی تھا۔ ہم مسجد میں بیٹھے ابن عباسؓ کا خطبہ سن رہے تھے کہ نماز کا وقت ہوا اور موٗذن نے اذان دی۔ جب وہ حي علی الصلاۃ پر پہنچا تو ابن عباسؓ نے اسے حکم دیا کہ وہ "الصلاۃ فی الرحال" بھی پکار دے تاکہ اس وقت (موسم کی سختی کے پیش نظر) لوگ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اس پر ابن عباسؓ نے بتایا کہ ایسا، اس ہستی نے کیا جو مجھ سے زیادہ بہتر ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے)، اور یہی افضل ہے۔ راوی: عبد اللہ ابن حارثؓ۔

حدیث ۵۸۸: بلالؓ رات کو (تہجد) کی اذان دیا کرتے تھے۔ جب کہ ابن امّ مکتومؓ کے ذمے صبح کی اذان تھی۔ چناں چہ آپؐ نے فرمایا کہ اُس وقت تک سب لوگ (سحری) کھا پی سکتے ہیں جب تک کہ ابن امّ مکتوم اذان نہ دیں۔ ابن امّ مکتومؓ نابینا تھے اور انھیں بتایا جاتا تھا کہ اب صبح ہو چکی ہے۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔

Sidrah Publications

حدیث۵۸۹، ۵۹۰: جب صبح کی اذان ہو جاتی تو آنحضرتؐ فجر کی فرض نماز سے پہلے ہلکی (کم آیات کی) دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ راویان: حضرتہ حفصہؓ اور حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۵۹۱ تا۵۹۳: (تہجد اور فجر کی اذانیں اور وقت سحر کی وضاحت) : یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۵۸۸۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۵۹۴ تا۵۹۷: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو اذانوں (اذان اور اقامت) کے درمیان ایک نماز کا وقفہ ہے، اگر کوئی پڑھنا چاہے۔ راویان: عبداللہ بن مغفل مزنیؓ، عبداللہ بن مالکؓ اور حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۵۹۸: میں اپنی قوم کی جماعت کے ساتھ نبی کریمؐ کی خدمت میں پہنچا۔ بیس دن گذرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اب تم سب اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ گھر والوں کے ساتھ رہو۔ اُن کو دین کی تعلیم دو۔ نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی اذان دے دیا کرے، اور تم میں سے بزرگ تر نماز کی امامت کرے۔ راوی: مالک بن حویرثؓ۔

حدیث۵۹۹: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھو۔ فرمایا اس وقت تک ٹھہر جاؤ کہ ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگے۔ راوی: ابوذر غفاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۰۶ تا ۵۱۰)۔

حدیث۶۰۰: سفر کی حالت میں نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک کو چاہیے کہ اذان دے پھر اقامت کہے۔ اس کے بعد تم میں سے جو بزرگ ہے وہ امامت کرے۔ راوی: مالک بن حویرثؓ۔

حدیث۶۰۱: (نبیؐ کی ہدایت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۹۸۔ راوی: مالک بن حویرثؓ۔

حدیث۶۰۲: سخت سردی کے موسم میں نبی کریمؐ مؤذن کو ہدایت فرماتے کہ اذان مکمل کرنے کے بعد "صلوا في رحالكم" بھی پکار دو۔ [یعنی اس وقت لوگ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں]۔ راوی: نافعؒ۔ (دیکھیں حدیث ۵۸۷)۔

حدیث۶۰۳: ایک سفر میں ہم وادی ابطح میں تھے کہ نماز کا وقت ہوا۔ بلالؓ نے آنحضرتؐ کو اس کی اطلاع دی پھر ایک نیزہ لیا اور اس کو (سترہ یا آڑ کے بہ طور) گاڑ دیا۔ اس کے بعد آپؐ نے نماز کی امامت فرمائی۔ راوی: ابوجحیفہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۶۷ تا ۴۷۳ اور ۴۸۱)۔

حدیث۶۰۴: میں نے بلالؓ کو اذان دیتے ہوئے (حي على الصلاة، حي على الفلاح پر) اپنا منہ دائیں بائیں موڑتے ہوئے پایا۔ راوی: ابوجحیفہؓ۔

حدیث۶۰۵، ۶۰۶: نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ جماعت میں شامل ہونے کے لیے وقار اور اطمینان کو اختیار کرو (بھگدڑ نہ مچاؤ)۔ جس قدر نماز پاؤ پڑھ لو اور جس قدر چھوٹ جائے اسے پورا کرلو۔ راویان: ابوقتادہؓ، اور ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۰۷، ۶۰۸: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اقامت کے وقت جب تک مجھے دیکھ نہ لو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو۔ (دوسری حدیث میں یہ بھی تاکید ہے کہ) : اطمینان کو قائم رکھو۔ راوی: ابو قتادہؓ۔

حدیث ۶۰۹، ۶۱۰: ایک مرتبہ نماز کے لیے ہم سب کھڑے ہوئے اور اپنی صفیں بھی تیار کر لیں۔ حضورؐ امامت کے لیے تشریف لے آئے لیکن نماز سے پہلے نبی مکرمؐ کو کچھ یاد آگیا۔ آپؐ نے فرمایا میں بس ابھی آیا، تم سب کچھ دیر یوں ہی کھڑے رہو۔ جب آنحضرتؐ واپس تشریف لائے تو آپؐ کے سر کے گیلے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپؐ نے فرض غسل فرمایا تھا۔ پھر حضورؐ نے نماز کی امامت فرمائی۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۷۰)۔

حدیث ۶۱۱: غزوۂ خندق کے موقع پر ایک بار ہم سب سے عصر کی نماز رہ گئی۔ خیال آتے ہی سب لوگ بطحان کے مقام پر پہنچے۔ سب نے وضو کیا۔ آفتاب غروب ہو جانے کے بعد ہم نے حضور اکرمؐ کے ساتھ پہلے نماز عصر ادا کی، پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۶۷)۔

حدیث ۶۱۲، ۶۱۳: ایک بار نماز کی اقامت ہو گئی مگر نبی کریمؐ ایک گوشہ میں کسی سے گفتگو میں مصروف تھے۔ چناں چہ نماز فوری شروع نہ ہو سکی۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

Siddiqui Publications